# اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وطنِ عزیز میں "راسخ الاعتقاد مسیحیت کے واحد علم بردار" ماہنامہ "کلامِ حق" (گوجرانوالہ) نے انٹر نیشنل کونسل آف کرسچن چرچز کی چودھویں کانگرس منعقدہ فلاڈلفیا (۹-۱۹ جون ۱۹۹۳ء) کی روداد بیان کرتے ہوئے پاکستانی وفد کے قائد ڈاکٹر کے-ایل- ناصر کے خطاب کا ذکر کیا ہے جس میں انہوں نے "عالمی نمائندگان کے سامنے پاکستان کے کلیسیاؤں کے ایمان کی عظمت پیش کر کے ثابت کیا کہ پاکستانی کلیسیائیں بدعات اور بے دینی سے کوسوں دور ہیں اور یہ واضح کیا کہ پاکستان کی کلیسیائیں ابتدائی مسیحیوں کی طرح دکھ اٹھا رہی ہیں اور اپنے ایمان کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتیں۔"

جہاں تک وطنِ عزیز میں کلیسیاؤں کے بدعات اور بے دینی سے پاک ہونے یا نہ ہونے کا تعلق ہے، یہ مسیحی برادری کا داخلی معاملہ ہے اور اعتقادی اختلافات مذہبی دنیا کے لیے چنداں تعجب خیز بھی نہیں، البتہ ڈاکٹر ناصر صاحب کا یہ کہنا کہ پاکستان کی کلیسیائیں ابتدائی مسیحیوں کی طرح دکھ اٹھا رہی ہیں، حقائق کے مطابق نہیں۔ پاکستان کی مسیحی آبادی میں اضافہ اور مسیحی برادری کی سرگرمیاں اس امر کی کافی شہادت ہیں کہ مسیحی برادری اپنے ایمان و عمل میں آزاد ہے۔ بدقسمتی سے گزشتہ چند برسوں میں یکے بعد دیگرے ایسے واقعات سامنے آئے ہیں کہ تین چار افراد پر توہین رسالت کا الزام عائد کیا گیا، مقدمات عدالتوں میں گئے اور ان کی سماعت جاری ہے۔ مسیحی برادری کے رہنماؤں نے اسے تو مسئلہ بنایا ہے کہ توہینِ رسالت کا قانون منسوخ ہو مگر انہوں نے اس طرف توجہ نہیں دی کہ بانیانِ مذاہب کی توہین قابلِ تعزیر جرم ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ توہینِ مذاہب و بانیانِ مذہب پر خالص دینی نقطۂ نظر سے اظہار خیال کیا جاتا اور چرچ کی روایات پر روشنی ڈالی جاتی۔

انٹر نیشنل کونسل آف کرسچن چرچز کی کانگرس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ پندرہویں اور سولہویں کانگرسیں بالترتیب چلی اور یروشلم میں منعقد ہوں گی۔ یروشلم کانگرس کے لیے سال ۲۰۰۰ء تجویز کیا گیا ہے۔ ادارۂ "کلامِ حق" نے یروشلم کانگرس میں شرکت کے خواہش مند خواتین و حضرات سے درخواست کی ہے کہ وہ "ڈاکٹر عمانوئیل ناصر سے رابطہ کریں تاکہ سفر، رہائش اور خوراک کے انتظامات کیے جا سکیں۔"

یروشلم پر اسرائیل کا غاصبانہ قبضہ ہے اور کون نہیں جانتا کہ ظلم و تشدد، مکر و فریب اور بے انصافی کے ذریعے وجود میں آنے والی ریاست اسرائیل کو پاکستان نے تسلیم نہیں کیا اور نہ اس بات کا

کوئی عندیہ سامنے آیا ہے کہ اس "ناسور" کو اخلاقی اور قانونی طور پر تسلیم کر لیا جائے گا۔ پاکستان کے شہری اسرائیل کے لیے کیسے سفر کریں گے؟ اس کا صحیح جواب ادارہ "کلامِ حق" ہی دے سکتا ہے، تاہم مسیحی برادری کی جانب سے اسرائیل کے ساتھ روابط استوار کرنے کے مطالبات اور تجاویز سامنے آنے لگی ہیں۔ ۹ جون ۱۹۹۳ء کو پاکستان کرسچن لیگ کے صدر جناب ناظر-ایس-بھٹی کی پریس کانفرنس کی رپورٹنگ شائع ہوئی جس میں انہوں نے حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ

> وہ ایک کروڑ [؟] پاکستانی مسیحیوں کی مذہبی آزادیوں کے تحفظ میں خیرسگالی کے جذبے کا؛ ورکل شاکنگ ۔ رمِ مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے پاسپورٹ میں اسرائیل جانے پر پابندی کو فوری طور پر ختم کرے اور یروشلم جانے اور مذہبی رسومات ادا کرنے کے خصوصی انتظامات کرے۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے مزید مطالبہ کیا کہ وہ بدلتے ہوئے عالمی حالات کے مطابق اپنی خارجہ پالیسی میں مثبت تبدیلیاں لائے اور خصوصی طور پر بھارت اور اسرائیل کے حالیہ سفارتی تعلقات کی روشنی میں اسرائیل سے سفارتی تعلقات قائم کرے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مسیحیوں کے لیے اسرائیل میں اپنے مقدس مقامات کی زیارت کے لیے اسرائیل سے خصوصی اقدامات نہ کیے گئے تو پاکستان کرسچن کانگرس کے سالانہ کنونشن میں مذہبی آزادیوں کے تحفظات، مقدس مقامات کی زیارت اور پنجاب کی تقسیم کر کے مسیحی صوبے کے قیام کی قرارداد پیش کی جائے گی۔

کیا ادارہ "کلامِ حق" کی جانب سے سفرِ یروشلم کے انتظامات کو اسی روشنی میں دیکھا جائے جناب بھٹی کی پریس کانفرنس اور مطالبات کو حساس مسلمانوں نے کس طرح دیکھا ہے، اس کا اظہار روزنامہ جسارت (کراچی) کے ایک کالم نگار نے کر دیا تھا۔ کالم نگار نے پریس کانفرنس میں کہی گئی باتوں کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی ہے۔ ۲۱ جون ۱۹۹۳ء کے اس کالم کے ایک دو اقتباسات بات سمجھنے کے لیے کافی ہیں۔ کالم نگار نے لکھا ہے۔

> یروشلم یا القدس شریف عیسائیوں کے لیے ہی مقدس نہیں، وہ مسلمانوں کا تیسرا سب سے مقدس مقام ہے — خانہ کعبہ، مسجد نبوی اور بیت المقدس — ہمارے عیسائی بھائیوں کو اس حقیقت کو سامنے رکھنا چاہیے کہ غاصب اسرائیل کی وجہ سے پاکستانی مسلمان بھی القدس کی زیارت سے محروم ہیں۔ بیت المقدس جہاں سے نبی اکرم ﷺ کا سفرِ معراج شروع ہوا، جہاں کی فضاؤں میں سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انفاسِ پاک کی خوشبو آج بھی رچی ہوئی ہے، لیکن غاصبوں سے سمجھوتہ نہ کرنا بیت المقدس کی زیارت سے کہیں اہم ہے۔ پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے اور ہماری خارجہ پالیسی